نمبر ۷۶ | مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۳۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۳ر شعبان ۱۳۵۱ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ خاندان نبوت میں بھی ہر طرح خیریت ہے ؛

۲۲ر دسمبر: آریہ سماج امرتسر نے ایک مذہبی کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا ہے۔ جس میں شمولیت کے لئے مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل روانہ کئے گئے ؛

۱۹۔ دسمبر ضلع گورداسپور کے سکھوں کا ایک جتھہ ڈسکہ جاتے ہوئے قادیان سے گزرا ؛

جلسہ سالانہ کے متعلق آخری گزارش

دُور دراز سے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے احباب تو الگ رہے۔ قریب سے قریب مقامات کے احباب سے بھی یہ آخری گزارش ہے (کیونکہ اس کے بعد "الفضل" کا کوئی پرچہ جلسہ میں شمولیت کے لئے روانگی سے قبل انہیں نہیں مل سکے گا) کہ جو احباب برکاتِ جلسہ سے مستفیض ہونے کا عزم کر چکے ہیں۔ انہیں مبارک ہو۔ خدا تعالیٰ عزت و عافیت کے ساتھ انہیں لائے۔ اور انوارِ روحانیہ سے مالا مال کر کے واپس اپنے گھروں میں پہونچائے۔ لیکن وہ اصحاب جنہیں اپنے رستہ میں کوئی روکاوٹ نظر آتی ہو۔ خواہ وہ سفر کی تکلیف کی صورت میں ہو۔ یا مالی تنگی کی شکل میں۔ یا کاروباری رنگ میں۔ انہیں خدا تعالیٰ کے لئے ان سب مشکلات اور روکاوٹوں پر غالب آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ قادیان کے جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی ہے۔ اور اس میں شمولیت نہایت ضروری قرار دی ہے۔ یہی جلسہ حضور علیہ السلام کی حقیقی یادگار ہے۔ اور اس کو زیادہ سے زیادہ شاندار بنانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ اوّل تو ۲۴ر دسمبر تک ورنہ ۲۵ر کی دوپہر تک ضرور قادیان پہونچ جائیں۔ تاکہ نماز جمعہ میں شریک ہو سکیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سُن سکیں۔ لاہور سے گزرنے والے اصحاب کو لاہور اتر کر ۲۵ر دسمبر کا دن ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ ایسا کرنا احمدیت کی نماز جمعہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سے محروم رہنے کا باعث ہوگا۔

ایام جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات

۱- احباب کو چاہیئے۔ کہ جلسہ کے موقعہ پر اپنے کمروں کے منتظمین سے فارم ملاقات حاصل کر کے (اپنی تمام جماعت کے قادیان پہونچ جانے پر) جلد سے جلد خانہ پُری کرنے کے بعد دفتر پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں بھجوا دیں فارم پُر کرتے وقت اپنا ضلع ضرور تحریر فرمائیں۔ تا ملاقات کے وقت کی تقسیم بآسانی ہو سکے ۔

۲- فارم ملاقات صرف جماعت کے امیر یا سکرٹری صاحبان پُر فرمائیں۔ کیونکہ دُوسرے احباب کے پُر کرنے سے بعض دفعہ کئی دِقتوں کا سامنا ہوتا ہے ۔

۳- جو احباب زیادہ اطمینان سے ملاقات کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنی تمام جماعت سمیت ۲۵ دسمبر کی شام کو دارالامان پہونچ جائیں۔ تا ۲۶ دسمبر کی صبح کو ان کو ملاقات کا وقت دیا جا سکے۔

۴- احباب خصوصیت سے یہ نوٹ فرمالیں۔ کہ جیسا کہ فارم ملاقات میں درج ہے۔ جس وقت ان کی جماعت کے تمام افراد دارالامان میں پہونچ جائیں۔ اُس وقت فارم پُر کر کے دفتر میں دیا جائے پہلے نہیں۔ تا کہ بعد میں ملاقات کا وقت مقرر ہونے پر دقت نہ ہو۔

خاکسار پرائیویٹ سکرٹری۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین

سالانہ نمبر انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر با تصویر شائع ہو گا احباب جلسہ کے ایام میں دفتر رسالہ ہذا سے طلب فرمائیں۔ بقایا داران میگزین کو یاد رکھیں۔ - خاکسار ابراہیم انچارج ایڈیٹر ۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس ۲۶- دسمبر کو مسجد نور میں اور سالانہ ڈنر ۲۹- دسمبر کی شام کو سکول کے ہال میں ہو گا (سکرٹری)

ڈکٹیٹر صوبہ جموں کا اعلان

جموں ۲۱ دسمبر۔ گذشتہ منگل بتاریخ ۱۵- دسمبر ۱۹۳۱ء جناب گورنر صاحب جموں کے اس وعدہ پر کہ اگر تم سول نافرمانی کو ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کر دو۔ تو میں اس عرصہ میں تمہارے سیاسی قیدی رہا کرا دوں گا۔ سول نافرمانی کی مہم ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کر دی گئی تھی۔ چنانچہ بذریعہ اعلان ہذا اطلاع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر بروز بدھ بتاریخ ۲۳- دسمبر ۱۹۳۱ء سے پیشتر حکومت نے حسب وعدہ ہمارے تمام سیاسی قیدی غیر مشروط طور پر رہا نہ کر دیئے۔ تو میں بحیثیت ڈکٹیٹر اپنے ہمراہی رضاکاروں کا پہلا دستہ لے کر بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۱ء بعد نماز جمعہ سول نافرمانی کی مہم کے لئے روانہ ہو جاؤنگا جس کا پروگرام بعد نماز جمعہ مسلمانان جموں کو سنا دیا جائے گا ۔

المعلن (سردار) گوہر رحمان خاں ڈکٹیٹر صوبہ جموں

اسلامیان کشمیر کے رہنما کی طرف سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا شکریہ

شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی قابل قدر امداد کا اعتراف

شیر کشمیر مسٹر ایس۔ ایم عبد اللہ صاحب نے ۲۱ دسمبر ۱۹۳۱ء کو سری نگر سے حسب ذیل پیغام بنام "الفضل" ارسال کیا ہے:- شوپیاں کا مقدمہ قتل گذشتہ ہفتہ سے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نہایت قابلیت کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ ایک ملزم رہا کر دیا گیا ہے۔ شیخ بشیر احمد صاحب نے ہمارے مفاد کی خاطر جو قربانی کی ہے۔ اس کے ہم بے حد ممنون ہیں۔ آپ نے مڈلٹن تحقیقاتی کمیٹی کے سلسلہ میں بھی ہمیں قابل قدر امداد دی ہے۔ ہم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے ایسا قابل قانون دان ہماری امداد کے لئے بھیجا۔

وزیر اعظم کشمیر کا انتباہ

جموں ۲۱- دسمبر۔ اٹھسول بیسیوں ہندو ملزموں میں سے جن کے خلاف مسلمانوں کو قتل و غارت کرنے کا الزام ہے۔ صرف سات ملزموں کی گرفتاری سے امید کی جاتی تھی۔ کہ پولیس تمام ملزموں کو گرفتار کر لے گی۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر لاتھر انسپکٹر جنرل پولیس کو وزیر اعظم کشمیر راجہ ہری کشن کول نے ہدایت کی ہے۔ کہ مزید ہندو ملزم گرفتار نہ کئے جائیں۔ چنانچہ اس کے بعد اب تک کوئی مزید گرفتاری عمل میں نہیں آئی ۔

تصحیح

اس پرچہ میں کسی دوسری جگہ آنریری مبلغین کے نام دیئے گئے ہیں۔ مگر جناب میر قاسم علی صاحب اڈیٹر "فاروق" کا نام غلطی سے رہ گیا ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

جلسہ سالانہ پر آنیوالے احباب خیال رکھیں

بیرونی جماعتوں کے احباب اس بات سے ناواقف نہیں ہونگے۔ کہ قادیان میں بہت سے غرباء و مساکین اور یتامیٰ رہتے ہیں جنکی ضروریات مختلف اوقات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پوری کرتے رہتے ہیں۔ پھر بھی مالی تنگی کی وجہ سے کماحقہٗ امداد نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جیسا کہ احباب گذشتہ سالانہ جلسوں پر غرباء کا خیال فرما کر ان کے لئے پارچات لاتے رہے ہیں۔ اس سال بھی وہ ایسا فراموش نہ کریں۔ پارچات مستعمل ہوں۔ یا غیر مستعمل پہننے کے قابل ہوں یا اوڑھنے کے ہر قسم کے کپڑوں کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب میری اس درخواست پر توجہ فرما کر غرباء کی دعائیں لینگے۔

خاکسار پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔

احمدیہ جوبلی بلڈنگ

یہ خبر پہلے درج کی جا چکی ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معزز بزرگ جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے سلسلہ کی پچاس سالہ جوبلی کی یادگار کے طور پر حیدر آباد میں ایک عظیم الشان بلڈنگ تعمیر کرائی ہے۔ اس کے جملہ کوائف اور تفصیلی حالات افتتاحی تقریب پر مختلف اصحاب کی تقریریں اور دیگر دلچسپ حالات آپ نے کتابی صورت میں جمع کر دیئے ہیں جس میں دو فوٹو بھی شامل ہیں۔ ایک جوبلی بلڈنگ اور دوسرا ہز اگزالٹڈ ہائینس حضور نظام خلد اللہ ملکہ کا۔ احباب جلسہ کے موقعہ پر یہ کتاب بک ڈپو قادیان سے لے سکتے ہیں۔ قیمت ۸ آنہ ہے ۔

مسلمانان جموں اضطراب و پریشانی میں

جموں ۱۹ دسمبر اس خبر سے کہ جموں سے انگریزی افواج کو واپس بلا لیا جائیگا مسلمانوں میں بے حد اضطراب اور پریشانی پھیل رہی ہے۔ اور وہ مسلمان جو ہندو محلوں میں اقامت پذیر ہیں۔ وہ خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ انگریزی افواج کے چلے جانیکے بعد ہندو پھر قتل و غارت شروع کر دینگے۔ اور اس خوف سے مسلمان ہندو محلوں سے اپنا اپنا سامان نکال کر اسلامی محلوں میں لیجا رہے ہیں۔ اور وہ مسلمان دوکاندار جو ہندو محلوں کے نزدیک ہیں۔ وہ بھی اپنی دوکانیں خالی کر رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

سالانہ جلسہ پر آنے والے احباب کیلئے

چند ضروری باتیں

سالانہ جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۱ء میں رکھی تھی۔ اُس وقت سے اِس وقت تک خدا کے فضل و کرم سے ہر سال جلسہ ہو رہا ہے۔ اتنے لمبے عرصے سے جو کام ہو رہا ہو۔ اس کے حالات اور ضروریات سے ہماری جماعت کو پورے طور پر واقف اور آگاہ ہو جانا ضروری ہے۔ لیکن چونکہ یہ تقریب سال میں ایک بار آتی ہے۔ اور بہت سی باتیں احباب کے ذہن سے اُتر جاتی ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر اُن کو یاد دلا دینا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں ہر سال خدا کے فضل سے جو ہزاروں نئے لوگ سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں۔ چونکہ ان میں سے بھی بہت سے احباب سالانہ جلسہ پر تشریف لاتے ہیں۔ اور وُہ یہاں آنے کے متعلق کسی قسم کا تجربہ نہیں رکھتے۔ اس لئے ان کی آگاہی کے لئے بعض امُور کو بیان کر دینا ضروری ہے۔ امید ہے۔ ناظرین اخبار خود بھی ان کو مدنظر رکھیں گے۔ اور جلسہ پر تشریف لانے والے دوسرے اصحاب کو بھی ان سے آگاہ کر دیں گے :-

جلسہ پر تشریف لانے والے احباب کو سب سے اول یہ بات مدنظر رہنی چاہیئے۔ کہ ہمارا جلسہ دوسرے لوگوں کے جلسوں یا میلوں کی طرح نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی غرض کسی قسم کا دُنیاوی فائدہ اور نفع حاصل کرنا نہیں ہے۔ بلکہ محض دینی اغراض اور روحانی مقاصد کو پُورا کرنا ہے :-

اس لئے اس میں شامل ہونے والے ہر شخص کو اس بات کا خاص طور پر خیال رہنا چاہیئے۔ کہ ان ایام میں یہاں آنا اس لئے ہے۔ کہ وُہ روحانی اور دینی فوائد حاصل کر سکے۔ اس کے لئے منتظمین جلسہ کی طرف سے حتی الامکان کافی سامان مہیا کر دیا جاتا ہے۔ جس سے پورے طور پر فائدہ اٹھانا احباب کا کام ہوتا ہے۔ لیکن کئی سال کے تجربہ کی بنا پر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اوّل تو کئی لوگ تمام لیکچروں اور وعظوں میں جو محض انہی کے فائدہ اور نفع کے لئے رکھے جاتے ہیں [illegible] رہنا ضروری نہیں سمجھتے۔ دوسرے اگر شامل ہوتے ہیں۔ تو اپنی حرکات و سکنات سے ایسا ظاہر کرتے ہیں۔ کہ گویا اکتا گئے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ لیکچر ختم ہو۔ اور وُہ آرام کریں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ایک لمبا عرصہ بہت بڑے ہجوم میں سکڑ سکڑا کر ایک ہی حالت میں بیٹھے رہنا آسان کام نہیں ہے۔ لیکن یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے۔ کہ سال کے بعد جو موقعہ حاصل ہوا ہوا اور پھر جو زندہ رہے گا۔ اسے سال کے [illegible] سکے گا۔ اس کے لئے اس سے فائدہ [illegible] بعد ہی ایسا وقت نصیب [illegible] اٹھانے کے لئے کس قدر ہشیاری کی ضرورت ہے۔ بس احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر ایک لیکچر میں ضرور شامل ہوا کریں۔ تاکہ ان کے دل پر وُہ باتیں اچھی طرح نقش ہو جائیں۔ جو واعظ اور لیکچرار نہایت اخلاص اور محبت سے ان کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حقائق اور معارف سے پُر لیکچر جس شوق اور توجہ سے سُنے جاتے ہیں۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ کیونکہ وُہ لیکچر ہوتے ہی ایسے ہیں۔ کہ احباب کے پورے شوق اور ساری توجہ کو زبردستی اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ سوال دوسرے لیکچروں کا ہے۔ ان کے متعلق احباب کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وُہ بھی حضُور ہی کے ارشاد اور حکم کے ماتحت احباب کے فائدہ اور نفع کے لئے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سے مستفید ہونا بھی ان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور ان سے بے توجہی یا لاپرواہی ظاہر کرنا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی نعمت کی بے قدری کرنا ہے۔ وہاں جلسہ میں شامل ہونے کی اغراض کو بھی نقصان پہونچانا ہے۔ پس احباب کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اپنے نفس پر جبر کر کے بھی ہر ایک لیکچر کو پوری توجہ اور نہایت غور کے ساتھ سُننا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ احباب کو اس قدر فرصت تو یہاں ٹھیر سکیں۔ نہ یہ کہ ایک آدھ دن ٹھیر کر واپس جلسہ کے مقررہ ایام میں اس طرح جہاں وُہ خود جلسہ سے پُورا فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ وہاں دوسرے بھی ان کی دیکھا دیکھی روانہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور وُہ بھی کئی فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں :-

دوسری بات جو قابل توجہ ہے۔ یہ ہے۔ کہ ہمارے سالانہ جلسہ کی ایک بہت بڑی غرض ایک دوسرے سے تعارف اور واقفیت پیدا کرنا ہے۔ تاکہ آپس کے تعلقاتِ مودۃ قوی اور مضبوط ہوں۔ مگر اس وقت تک عام طور پر اس کی طرف خاص توجہ نہیں کی جاتی۔ انتظام کی سہولت اور آسانی کے لئے ہر ایک ضلع یا علاقہ کے جو لوگ الگ الگ کمروں میں ٹھیرائے جاتے ہیں۔ وُہ آپس میں ایک حد تک پہلے ہی تعارف رکھتے ہیں۔ یا بہت جلدی تعارف پیدا کر لیتے ہیں۔ لیکن دوسرے ضلع کے لوگوں تک اس سلسلہ کو توسیع دینے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ حالانکہ رات کا وقت جس میں فراغت ہوتی [illegible] غرض کے لئے نہایت موزون وقت ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ رات کو ایک دوسرے [illegible] کر اپنا تعارف پیدا کر کیا تعلقاتِ اخوت کو بڑھائیں اور اپنے حالات اور واقعات سے [illegible] دوسرے کو آگاہ کریں :-

[illegible] بات یہ ہے۔ کہ احباب اپنی نقدی یا دوسری قیمتی اشیاء منتظمین جلسہ کے حوالہ کر کے باقاعدہ رسید حاصل کریں :-

چوتھی بات یہ ہے۔ کہ ناظمین [illegible] لیکچر گاہ کے متعلق جو [illegible] انتظام کر رکھا ہو۔ اس کی پوری [illegible] نگہداشت کی جائے :-

پانچویں بات یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی [illegible] ایدہ اللہ تعالیٰ [illegible] سے ملاقات اس انتظام کے ماتحت کی جائے۔ جو اس غرض کے لئے کیا گیا ہو۔ اور اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ حضور کا اتنا ہی وقت لیا جائے۔ جتنا اتنے بڑے مجمع کے لحاظ سے میسر آ سکتا ہے۔ تاکہ دُوسرے احباب بھی مستفیض ہو سکیں :-

چھٹی بات یہ ہے۔ کہ منتظمین جلسہ اور ان کے مددگار جو نہایت اخلاص اور محبت سے اپنے احباب کی خدمت گزاری میں مصروف ہوتے ہیں۔ ان کی طرف سے اگر بہ تقاضائے بشریت کوئی سہو ہو جائے۔ تو اتنے بڑے مجمع کے انتظام کے متعلق ان کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہُوئے اس سے نہایت فراخ حوصلگی سے درگزر فرمایا جائے اور اپنی ضرورت اور حاجت کو بطریق احسن اعلےٰ منتظمین کے نوٹس میں لایا جائے۔ جو انشاء اللہ ہر طرح اس کے پُورا کرنے کی سعی اور کوشش کریں گے :-

اس کے علاوہ آنے والے احباب کو اپنی صحت کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ چونکہ یہ دن شدت سردی کے ہیں۔ اور آج

وقت تک بارش نہ ہونے کی وجہ سے یہ سردی زیادہ خطرناک ہے اس لئے جہاں تک ممکن ہو۔ دوست سردی سے اپنے آپ کو بچائیں بغیر کافی کپڑوں [illegible] کے اپنی فرودگاہ سے بالخصوص صبح اور شام کے [illegible]

دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ بین تقریروں کے وقت جلسہ گاہ کے قریب ہی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح وہ عظیم الشان روحانی فوائد حاصل کرنے کے موقعہ سے خود محروم رہنے کے علاوہ دوسروں کے لئے نقصان کا موجب ہوتے ہیں۔ اس بارہ میں بے حد احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ایسا کرنے والے عام طور پر وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو اس آسمانی فائدہ کی لذت سے آشنا نہیں۔ اور اس سے قبل ان کو یہ موقعہ نہیں ملا ہوتا۔ لیکن انہیں ساتھ لانے والوں کا فرض ہے۔ کہ انہیں اس سے روکیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ وہ اطمینان اور دلچسپی کے ساتھ بیٹھکر تمام تقریروں کو سنیں۔ اور اگر کسی اشد ضرورت کے لئے باہر جائیں۔ تو فراغت کے بعد چپ چاپ اپنی جگہ پر واپس آکر بیٹھ جائیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تقریروں کے وقت اٹھ کر جانے اور باہر کھڑے ہو کر باتیں وغیرہ کرنے کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز [illegible] کرتے ہیں۔ اس لئے [illegible] بہت احتیاط کیجائے۔

کانگرس اپنے اصلی رنگ میں

یو۔ پی میں کانگرس نے عدم ادائیگی لگان کی جو تحریک کسانوں کی ہمدردی کے پردہ میں شروع کر رکھی ہے [illegible] کے متعلق ہم نے لکھا تھا۔ کہ [illegible] زمیندار اور [illegible] اس کا مقصد دراصل وہاں کے مسلمان [illegible] اور تعلقہ داروں کو نقصان پہونچانا ہے۔ ورنہ کسانوں سے کانگرس کو کوئی خاص ہمدردی نہیں۔ ہم نے بتایا تھا۔ کہ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کسانوں اور مالکان میں منافرت اور رنجش پیدا ہوگی۔ باہم تصادم ہونگے۔ اور اس کے نتیجہ میں مسلمان زمینداروں کو جان و مال کا نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔

یہ ایک ایسی ٹھوس اور مبنی بر حقائق بات ہے۔ کہ اس سے کسی کو اختلاف کی قطعاً گنجائش نہیں۔ خصوصاً اس صورت میں کہ اب اس کے عملی ثبوت بھی ملنے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ لکھنؤ سے آمدہ ۱۹۔ دسمبر کی حسب ذیل خبر اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔

امروہہ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ موضع ڈیری جس میں مزارعین نے سید اکرام علی گورنمنٹ پنشنر و سرکردہ زمیندار اور ان کے دو ملازموں کو قتل کر دیا۔ تینوں کی نعشوں کو جلا دیا گیا۔ تیسرا ملازم جان بچا کر بھاگ گیا۔ اور امروہہ تحصیل میں آکر حکام کو اطلاع دی تفتیش شروع ہے۔ (انقلاب ۲۱ دسمبر)

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ٹپراہ کو نہایت سفاکی کے ساتھ قتل کرنے کے بعد اب تین بے گناہ اور بے قصور مسلمانوں کا نہایت سفاکانہ قتل اور ان کی لاشوں کے ساتھ وحشیانہ اور انسانیت سوز سلوک ثبوت ہے اس امر کا کہ کانگرسی غنڈے بہت جلد اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور اگر ان کی فتنہ انگیزیوں کا سدباب نہ کیا گیا۔ تو یہ سخت پریشان کن ثابت ہونگے۔ یہ امر اطمینان بخش ہے۔ کہ حکومت اس امر کی طرف متوجہ ہے۔ اور اس فساد کو روکنے کی کوشش کر رہی ہے ہر امن پسند شہری اور ہمدرد وطن کا فرض ہے۔ کہ اس ضمن میں اس کے ساتھ تعاون کرے۔

حکومت جموں کا ایکٹ اسلحہ اور راجپوت

ریاست جموں و کشمیر میں جو بھی قانون ہے۔ وہ صرف بے بس اور بے کس مسلمانوں کے لئے ہے۔ جو پہلے ہی اس قدر پامال شدہ اور ستم رسیدہ ہیں۔ کہ [illegible] اٹھانے کی جرأت تک نہیں کر سکتے۔ ڈوگرے۔ راجپوت اور سکھ وغیرہ جو چاہیں کریں۔ کوئی پوچھتا بھی نہیں۔

حال میں جموں میں [illegible] صاحب نے قانون ایکٹ اسلحہ کا نفاذ کیا تھا جس کو دیکھتے ہوئے کچھ اطمینان ہوا تھا۔ کہ مسلمان [illegible] راجپوتوں کی بے پناہ تیغ رانی سے قدرے محفوظ رہ سکیں گے۔ اور ۲ و ۳۔ نومبر ۱۹۳۱ء کو وہاں جو کچھ ہوا تھا۔ غالباً آئندہ کے لئے اس کی شدت میں کچھ کمی واقعہ ہو سکے گی۔ [illegible] یہ کب گوارا کر سکتے تھے۔ کہ مسلمانوں کو بے دریغ قتل کرنے میں دقتیں واقع ہوں۔ چنانچہ انہوں نے چیخ و پکار سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ اور آج ہم سنتے ہیں۔ کہ حکومت کشمیر ان کے سامنے جھک گئی۔ اور اس نے راجپوتوں کو اس سے مستثنےٰ کر دیا ہے۔

کس قدر عجیب آئین پرستی ہے۔ کہ ہندو راجپوتوں کو یوں مستثنےٰ کر دیا گیا۔ سکھ پہلے ہی ایسی پابندیوں سے آزاد ہیں۔ اور کرپان کی صورت میں ہر وقت تلواریں لگائے رکھتے ہیں۔ باقی رہ گئے مسلمان یا غیر راجپوت۔ اور وہ اس قانون کے پابند ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں اور اچھوتوں وغیرہ کے ساتھ وحشی ڈوگروں کے انسانیت سوز سلوک کے پیش نظر وہی زیادہ مستحق تھے۔ اس امر کے کہ انہیں اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے آسانیاں بہم پہونچائی جاتیں۔

دنیا میں شاید ہی کوئی ایسی عادل حکومت ہو۔ جو ایک ہی خطہ میں اور ایک ہی انتظام کے ماتحت رہنے والے لوگوں سے محض نسل و قومیت کی بنا پر ایسا امتیازی سلوک روا رکھتی ہو۔ جو ہندو اخبار حکومت کشمیر کی تعریف و توصیف اور عدل پروری کے راگ گاتے رہتے ہیں۔ وہ بتائیں۔ کہ کیا اسی کا نام عدل ہے۔

بنگال کی دو خونی لڑکیاں

ناظرین یہ خبر اخبارات میں پڑھ چکے ہونگے۔ کہ بنگال کی دو نوجوان تعلیم یافتہ لڑکیوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ٹپراہ کو دن دہاڑے قتل کر دیا۔ وہ ایک فرضی درخواست لیکر گئیں۔ اور جب مجسٹریٹ صاحب اس کا جواب لکھ رہے تھے۔ تو انہوں نے فائر کر کے انہیں ہلاک کر دیا۔

کسی ناکردہ گناہ کو بے خبری کی حالت میں اس طرح ہلاک کر دینا نہایت ہی شرمناک اور بزدلانہ فعل ہے۔ اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے۔ کم ہے۔ لیکن اس واقعہ کا نہایت ہی افسوسناک پہلو یہ ہے۔ کہ جو خطرناک اور تباہ کن ذہنیت نوجوان مردوں کے اندر کام کر رہی تھی۔ اب وہ عورتوں سے بھی ظہور میں آنے لگی ہے۔ ہندوستان کے لئے یہی کچھ کم شرمناک بات نہ تھی۔ کہ یہاں کے تعلیم یافتہ نوجوان ایسے بزدلانہ اور سراسر وحشیانہ افعال کے مرتکب ہوں۔ لیکن اب عورتوں کی طرف سے ایسی حرکات کا سرزد ہونا تو ایسی بات ہے۔ کہ ہندوستان کا سر شرم اور ندامت سے جھک جاتا ہے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ وہ ہستی جو فطرتاً رحم دل اور ہمدرد واقع ہوئی ہے۔ بعض کانگرسیوں کی اشتعال انگیزیوں اور گمراہ کن تحریکات سے متاثر ہو کر ایسی درندہ صفت ہو رہی ہے۔ اور ایسے ایسے ظالمانہ افعال کا ارتکاب کرتی نظر آتی ہے۔ جو بڑے بڑے ظالم اور عادی مجرم بھی کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔

ہم کانگرسی ایجی ٹیشن کے رہنماؤں کو نہایت دردمندانہ اور ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ جیسے بھی ممکن ہو۔ وہ اس تحریک کو روکیں۔ ورنہ ہندوستان کو سیاسی طور پر نقصان پہونچانے کے علاوہ یہ اس کی اخلاقی موت کا بھی موجب ہوگی اور سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر اس سے کوئی سیاسی فائدہ حاصل بھی ہو سکتا ہو جس کی کوئی امید نہیں۔ تو اس اخلاقی ضرر کے پیش نظر جو اس کا لازمی نتیجہ ہوگا۔ اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں۔ کانگرسی اخبارات اور رہنما جس قدر زور حکومت کی سخت گیر پالیسی کی مذمت اور اس میں تبدیلی کی ضرورت پر صرف کر رہے ہیں۔ اگر اس کا عشر عشیر بھی اس خطرناک ذہنیت کی تبدیلی پر خرچ کریں۔ تو یہ رک سکتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

مہمان نوازی کے متعلق ضروری ہدایات

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۱ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے پچھلے جمعہ قادیان کے تمام دوستوں کو جلسہ سالانہ کے متعلق اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے خطبہ پڑھا تھا۔ اور

بیرونجات کے احباب

کو بھی باوجود مشکلات کے قادیان آنے اور ساتھ اپنے دوستوں کو لانے کی نصیحت کی تھی۔ میں پچھلی دفعہ خصوصیت کے ساتھ

قادیان کی مستورات

کو اس امر کی طرف توجہ دلانا بھول گیا تھا۔ کہ اب چونکہ ہمارے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کثرت کے ساتھ باہر سے عورتیں بھی آیا کرتی ہیں۔ اور

ان کی مہمان نوازی کا بوجھ

یہاں کی عورتوں پر ہی ہوتا ہے۔ اسلئے میری ان نصائح کو جو میں نے گزشتہ جمعہ مردوں کو کی تھیں۔ عورتیں بھی اپنے متعلق سمجھ لیں

ہندوستان کی عورتیں

بالعموم باقی دنیا کی نگاہوں میں نہایت ہی ذلیل اور حقیر سمجھی جاتی ہیں اس واسطے کہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ وہ تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ اور اس واسطے کہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ وہ عمل میں بہت پیچھے ہیں یہ داغ کچھ ان کے ماتھے پر ایسا لگا ہے۔ کہ باوجود گزشتہ پچاس سالہ جدوجہد کے وہ اب تک اس الزام سے بری نہیں ہوئیں۔

میں نہیں کہہ سکتا عورتیں اس معاملہ میں کس حد تک ذمہ دار ہیں۔ اس لئے کہ عورتوں کی ذمہ داری دو مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے بالکل مختلف ہو جاتی ہے۔ اگر ہم اس امر کو تسلیم کریں۔ کہ مرد اور عورت ہر امر میں مساوی ہیں تو یہ

ذمہ داری عورتوں پر زیادہ

ہو جاتی ہے اور عذر عورتوں کا باقی نہیں رہ جاتا کہ مردوں نے ہمیں تعلیم نہیں دی۔ مردوں نے ہمیں ترقی کرنے نہیں دی۔ کیونکہ جب دونوں مساوی ہیں تو ایک دوسری کی امداد پر بھروسہ کر کے اگر ترقی کے میدان میں پیچھے رہ جاتا ہے تو یہ

اس کا اپنا قصور ہے

اس صورت میں مرد کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم بھی مساوی ہیں۔ اور تم بھی مساوی۔ ہم نے کوشش کی اور ترقی کر گئے۔ اگر تم بھی کوشش کرتیں۔ تو ترقی کر جاتیں۔ لیکن چونکہ تم نے خود ترقی کے لئے جدوجہد نہیں کی۔ اس لئے ہماری طرح تمہیں عروج حاصل نہیں ہوا۔ مگر

ایک اور نقطہ نگاہ ہے

جو اس سے بالکل مختلف ہے۔ اور وہ یہ کہ گو بعض باتوں میں مرد اور عورت مساوی ہیں۔ مگر بعض باتوں میں اختلاف بھی رکھتے ہیں۔ اگر [illegible] کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر عورتوں کی ذمہ داری کسی قدر کم ہو جاتی ہے۔ اور وہ کہہ سکتی ہیں۔ کہ تعلیم کے معاملہ میں عورتوں کو

مردوں کی امداد کی ضرورت

ہے۔ یا وہ کہہ سکتی ہیں۔ کہ عمل کے میدان میں بھی عورتوں کو مردوں کی مدد کی ضرورت ہے۔

پس میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ذمہ داری کس حد تک عورتوں پر عائد ہوتی ہے۔ مگر بہر حال اس واقعہ سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ عورتیں مردوں کی نسبت انتظام میں بہت پیچھے ہیں۔ اور عمل میں بہت پیچھے ہیں۔ اور خصوصیت سے یہ بات ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔ ہندو کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمان پردہ وغیرہ کی رسوم ملک کے اندر لے آئے اور جب عورتوں نے ان پابندیوں کو اختیار کیا۔ تو انکی عملی قوتیں سست ہو گئیں مسلمان کہتے ہیں جن ملکوں میں ہم ہی ہم ہیں۔ وہاں کی عورتیں یہاں کی نسبت بہت زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ پس یہ بلا ہندوستانی عورتوں پر پڑی

ہندوؤں کی وجہ سے

ہے۔ اور اس میں شبہ نہیں۔ کہ اس دعویٰ میں ہندوؤں کے دعویٰ کی نسبت بہت زیادہ وزن ہے اس کی

بہر حال واقعہ یہی ہے کہ

ہمارے ملک کی عورتیں

مردوں کی نسبت میدان ترقی میں بہت پیچھے ہیں۔ اس کی زیادہ تر یہی وجہ ہے کہ انہیں

کام کرنے کے مواقع

بہت کم میسر آتے ہیں۔ انسان کے اندر کچھ ایسی بات پائی جاتی ہے کہ اگر اس کے سامنے کسی کام کے بار بار مواقع پیش آتے رہیں۔ تو اسے بہت زیادہ واقفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن عورتوں کے لئے یہاں کام کے مواقع بھی بہت کم میسر آتے ہیں۔ اور اس وجہ سے بھی وہ پورے طور پر

اپنی قابلیتوں کا اظہار

نہیں کر سکیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لئے ایسے کئی موقعے میسر ہیں۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو

تعلیم کا شوق

بھی ہے۔ وعظ و نصیحت کے لیکچر اور تقریریں سننے کا بھی شوق ہے۔ اور علاوہ ازیں انہیں سال میں کم از کم ایک دفعہ کام کرنے کا موقعہ بھی مل جاتا ہے اور یہ موقعہ ہماری جماعت کے سوا شاذو نادر ہی کسی اور جماعت کو ملتا ہے۔

پس اگر کوئی جماعت اس قابل ہے۔ کہ وہ عورتوں کی سستی کو دور کرے تو وہ

ہماری جماعت

ہی ہے۔ اور اگر کوئی موقعہ ایسا ہے۔ کہ وہ نظام کے ماتحت جماعت کو کام کرنے کی عادت ڈالے۔ تو وہ

جلسہ سالانہ ہے

پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ بہنیں جو جمعہ کی نماز میں شامل ہونے کے لئے آئی ہیں۔ میری یہ نصیحت دوسری بہنوں تک بھی پہنچا دیں گی۔ اور پھر وہ اور دوسری تمام خواتین لجنہ اماء اللہ کو جس کے ماتحت۔ ان کے جلسے کا انتظام ہوتا ہے اپنی خدمات سپرد کر کے

باہر سے آنے والی بہنوں کی آسائش

کا انتظام کریں گی۔

مگر چونکہ عورتیں ابھی ایسی ترقی یافتہ نہیں جیسے مرد اور وہ ابھی نظام کے لحاظ سے بہت پیچھے ہیں۔ اس لئے میں جہاں عورتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ وہاں مردوں کو بھی جنکی مائیں بہنیں بیوی عورتیں اور دوسری رشتہ دار یہاں جمعہ پڑھنے کے لئے آئی ہوئی ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے گھر جا کر اپنی ماؤں اور بہنوں اور بیٹیوں اور دوسری رشتہ دار عورتوں کو

کام کرنے کے فوائد

اور اس کا ثواب سمجھانے کی کوشش کریں۔ ایک زمانہ انسان پر ایسا آتا ہے۔ جب وہ قطعاً اسباب کی پرواہ نہیں کرتا۔ کہ اس کام کے عوض اسے کیا ثواب ملیگا۔ بلکہ وہ صرف یہ دیکھتا ہے۔ کہ اس کا فرض کیا ہے۔ اور پھر ایک زمانہ اس پر ایسا بھی آتا ہے۔ کہ وہ یہ بھی نہیں دیکھتا۔ کہ یہ اس کا فرض ہے۔ یا نہیں؟ بلکہ وہ کام

طبیعت کا جزو

ہوجاتا ہے۔ اور وہ بغیر کسی دوسرے کی تحریک کے اسے خود بخود کرتا چلا جاتا ہے لیکن چونکہ یہ زمانہ ابھی عورتوں سے بہت دور ہے اس لئے فی الحال جس چیز کے ذریعہ انہیں کام کا شوق دلایا جاسکتا ہے وہ ثواب ہے اگر انہیں پتہ لگ جائے کہ اس کام کے نتیجہ میں ثواب ملے گا تو عورتیں نہایت شوق کے ساتھ ایسے کرتی ہیں اور دراصل وہی حربہ کارگر ہوتا ہے جو وقت پر کام آسکے اگر عورتوں کو سمجھانا شروع کردیا جائے کہ یہ تمہارا فرض ہے تو ان میں سے بہت سی عورتیں اس کو اپنا فرض سمجھنے سے قاصر رہیں گی اور وہ نہیں سمجھ سکیں گی کہ یہ ان کا فرض کیسے ہے یا اگر انہیں سمجھایا جائے کہ دوسروں کی خاطر تو امنع کرنا

انسان کا طبعی جذبہ

ہے اور اسے اس کام لینا چاہیئے تو وہ حیران ہوں گی اور بہت سی پوچھیں گی کہ طبعی جذبہ کیا ہوتا ہے مگر ایک چیز ہے جس کے ماتحت ہر عورت خواہ وہ غیر تعلیم یافتہ ہی کیوں نہ ہو بشرطیکہ مومنہ ہو کام کی طرف راغب ہوجاتی ہے اور وہ ثواب ہے۔ جب کسی عورت کے یہ امر ذہن نشین کیا جائے کہ اس کام کے نتیجہ میں تمہیں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب

ملے گا تو خواہ وہ یہ جانتی ہی نہ ہو کہ ثواب کیا چیز ہوتی ہے پھر بھی وہ نہایت شوق سے کام کرنے پر آمادہ ہوجائے گی اور یہ ثواب کا لفظ ایمان کے ساتھ کچھ ایسا وابستہ ہوچکا ہے کہ خواہ کسی امر کی اہمیت سمجھنے کے لئے انسان کے پاس دلائل نہ ہوں اگر اسے پتہ لگ جائے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب ملے گا تو اس وقت انسان کے دل میں کچھ نہ کچھ گدگدی پیدا ہونے لگتی ہے اور اس کے دل میں یہ خواہش اٹھتی ہے کہ آؤ میں بھی ثواب حاصل کروں۔ پس اگر کوئی اور دلیل ان کی سمجھ میں نہ بھی آئے۔ تو بھی یہ دلیل کہ اس کام کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں ثواب ملے گا انہیں ضرور سمجھ آجائے گی اور وہ نہایت شوق کے ساتھ اپنی خدمات پیش کردیں گی۔

پس انہیں سمجھاؤ کہ باہر سے آنے والے

مہمانوں کے لئے تکلیف

اٹھانی چاہیئے۔ اگر چند راتیں جاگنا پڑے۔ اگر چند دن تکالیف برداشت کرنی پڑیں اگر تھوڑے دنوں کے لئے اپنے بچوں سے بے اعتنائی کرنی پڑے اور اگر جلسہ کے ایام میں قادیان کی عورتیں جو ہمیشہ وعظ و نصائح سنا کرتی ہیں تھوڑی سی قربانی کرکے باہر سے آنے والی خواتین کو آگے بیٹھنے کے لئے جگہ دیدیں تو یہ کوئی بڑی قربانی نہیں ہے بلکہ اس طرح خوردان کی تربیت ہوجائے گی اور ایسے رنگ میں ہوگی کہ وہ آئندہ بہتر طور پر کام کرنے کے قابل ہوجائیں گی۔ اس کے ساتھ ہی میں

مردوں کو نصیحت

کرتا ہوں کہ اگلا جمعہ چونکہ جلسہ کے اندر ہی ہوگا کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک کافی تعداد مہمانوں کی آچکی ہوگی اس لئے انہیں محنت اور اپنے نفس پر تکلیف برداشت کرکے ان دنوں میں کام کرنا چاہیئے۔

کئی ایسے ہیں جو تکلیف کو برداشت نہیں کرتے۔ اور کئی ایسے ہیں جو محنت سے کام سرانجام نہیں دیتے اور پھر کئی ایسے ہیں جو دوسرے کی تلخ بات کو برداشت نہیں کرسکتے۔ مگر یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے لئے جو تلخ بات سننی پڑتی ہے

اس سے زیادہ شیریں بات

اور کوئی نہیں ہوسکتی اس وقت خواہ انسان کو کتنا ہی غصہ آئے اسے اپنے آپ پر قابو رکھنا چاہیئے اور کوئی ایسی بات منہ سے نہیں نکالنی چاہیئے جس سے

دوسرے کی دل آزاری

ہو۔ تم اپنی زندگی میں سے ماضی پر غور کرکے دیکھو تو بہترین لذت تمہیں انہی گھڑیوں میں آئی ہوگی جن میں تم نے خدا کے لئے اپنے نفس پر کوئی تکلیف برداشت کی ہوگی۔ کیا آج ہم اس امر پر خوش ہوسکتے ہیں کہ آج سے چند سال پہلے دین کی خدمت کی وجہ سے ہمیں عزت حاصل ہوئی یا شہرت مل گئی یا روپیہ حاصل ہوگیا۔ لیکن ہم ہمیشہ فخر محسوس کریں گے اگر

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر

ہم نے گالیاں سنیں یا الزام اپنے سر لئے یا اپنی ہتک عزت کی پرواہ نہ کی۔ اپنے نفسوں کو خوب ٹٹولو اور غور کرکے دیکھو تم کونسی چیز فخر کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کیا کرتے ہو۔ کیا یہ کہ خدا کے دین میں داخل ہوکر تمہیں روپیہ مل گیا یا یہ کہ خدا کے دین میں داخل ہوکر تمہیں تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ اگر تم اس امر میں فخر سمجھو کہ تمہیں دین کی خدمت کے بدلہ میں روپیہ مل گیا تو یہ اور بات ہے لیکن اگر اس میں فخر سمجھو کہ تمہیں

اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکالیف

اٹھانی پڑیں۔ اور تمہیں اپنی عزت یا مال یا جان کی قربانی کرنی پڑی تو تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ آئندہ بھی اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر تمہیں قربانیاں کرنی پڑیں تو ان سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے اور درحقیقت انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب وہی چیز کرتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربان کی جاتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ وہ اپنے احسان گنائے کیونکہ وہ احسان کرنے والا ہے اور یہ بندے کا کام ہے کہ وہ اپنی قربانیاں یاد کرے کیونکہ وہ

قربانیوں کے لئے پیدا

کیا گیا ہے خدا چونکہ ازلی اور ابدی خدا ہے اس لئے قربانی خدا کی طرف سے نہیں ہوتی کیونکہ قربانی ادنیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اعلیٰ کی طرف سے نہیں مگر جب ادنیٰ قربانی کرتا ہے تو وہ اعلیٰ کی طرف ترقی کرجاتا ہے۔ پس بندے کو ہمیشہ

اپنی قربانیوں پر نگاہ

رکھنی چاہیئے جس طرح خدا تعالیٰ اپنے احسانات پر نگاہ رکھتا ہے۔ لیکن چونکہ قربانیاں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتی ہیں اور ان کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اس لئے بندہ ان قربانیوں پر احسان نہیں جتلا سکتا۔

پس اللہ تعالیٰ کے لئے اگر چند دن تکالیف برداشت کرنی پڑیں تو برداشت کرو۔ اور اگر اپنے اوقات کو قربان کرنا پڑے تو خوشی کرو اور

محنت اور شوق سے کام

کرو اور اپنے نفس کو ایسے طور پر مارو کہ گویا وہ ہے ہی نہیں۔ کیونکہ جب تک انسان اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے نفس کو ذبح نہیں کرتا وہ ترقی نہیں کرسکتا اللہ تعالیٰ کے مامور جب دنیا میں آتے ہیں تو وہ اسی غرض کے لئے آتے ہیں کہ تا

لوگوں کے نفوس پر موت

وارد کرکے انہیں ایک نئی زندگی عطا کریں۔ پس اگر نئی زندگی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے آپ پر موت وارد کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں وہی شخص بڑھتا ہے جو اپنے آپ پر موت وارد کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ کراچی کی قابل قدر قربانی

ڈاکٹر محمد بخش صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

حضرت سیدنا و امامنا سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔ حضور کی دعاؤں کے طفیل جماعت احمدیہ کراچی نے چندہ خاص اندازہ سے زیادہ یعنی دگنا ادا کر دیا ہے اندازہ مبلغ ۵۰۰ روپیہ کا تھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۰۸۴/- روپیہ ۳۰ نومبر تک ادا کیا گیا اور کچھ رقم بہت جلد ہی ارسال کردی جائیگی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ

مذاہب عجیبہ

گوکلئے گوسائیں

ابتدائی حالات

ہندوؤں میں اس مذہب کے ماننے والے بھاری تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اس مذہب کا بانی بلکشمن بھٹ گزرا ہے۔ اپنی عمر کے ابتدائی ایام میں اپنا گھر بار چھوڑ کر اس نے کاشی میں آکر ایک سنیاسی کے ہاتھ پر سنیاس لے لیا۔ اس کے بعد اس نے لوگوں میں تبلیغ شروع کر دی جب اسے معلوم ہوا کہ لوگ میری باتوں پر کثرت سے دھیان دے رہے ہیں۔ ان پر اچھا اثر ہو رہا ہے۔ اور گروہ در گروہ اس کے لیکچر اور اپدیش سننے کو آتے ہیں۔ تو اس نے ایک دن اپنے چیلوں کو کہا۔ کہ آج رات کو بھگوان کرشن نے مجھے آکر کہا۔ کہ جو کوئی مجھے ملنا چاہتا ہے۔ اور میرے درشن کرنے کی خواہش کرتا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ وہ تیرا شاگرد بنے۔ چنانچہ اس لالچ کی وجہ سے اکثر لوگوں نے اس کو اپنا گرو مان لیا ۞

تعلیم

اس نے اپنی ایک کتاب سدھانت راہسیہ نامی میں اپنے چیلوں کو کئی طرح کی ہدایات دی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ اگر کوئی کرشن کا چیلا بننا چاہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنی ساری جائداد گوسائیں جی کے سمرپن کرے اور بعد میں اس کے چیلوں میں داخل ہو۔ اگر ایسا کرے گا۔ تو اس کے جنم کے پاپ نشٹ ہو جائیں گے۔ اور اس کو پھر دوبارہ اس دنیا میں آنے کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ وہ کرشن جی مہاراج کیساتھ برہم لوک میں سکھوں کو بھوگیگا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کے اکثر چیلے جب شادی کر کے اپنی بیوی کو لاتے ہیں۔ تو پہلے اسے گرو جی کے سمرپن کرتے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد اپنے گھر میں لاتے ہیں۔ یہ لوگ جو ان کے اصولوں کو نہیں مانتے ان کے ہاتھ کا پکا ہوا اناج نہیں کھاتے۔ اور نہ ہی اپنے مذہب کے بغیر کسی دوسرے کی بات سننا پسند کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ جس طرح ایک گندہ نالہ گنگا میں گر کر پاک اور صاف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی انسان خواہ کتنا ہی بدکار اور گنہگار کیوں نہ ہو۔ اس فرقہ میں داخل ہو کر پاک اور صاف ہو جاتا ہے۔ اور اس کے سارے پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ سورگ میں کرشن جی کے پاس پہنچ جاتا ہے ۞

دعوت کا عجیب و غریب طریق

یہ لوگ جب کسی کی دعوت کرتے ہیں۔ تو سب کو ایک خاص جگہ پر جہاں عورتیں اور مرد اکٹھے ہوتے ہیں۔ بٹھاتے ہیں۔ اور بیچ میں گوسائیں جی چپ چاپ بیٹھ جاتے ہیں۔ گوسائیں جی کھا کھا کر اپنے چیلوں کی طرف پھینکتے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک یہ کوشش کرتا ہے۔ کہ میں سب سے پہلے ان کی پھینکی ہوئی چیز اٹھاؤں۔ کھانے کے بعد ایک پان گرو جی کو دیا جاتا ہے۔ جس کی پیک ایک برتن میں رکھی جاتی ہے۔ کھانا ختم ہونے پر اسکو سب مریدوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور وہ اس کو بہت ہی پوتر اور پاک خیال کرتے ہیں۔

گرو جی کی دکھشنا

کھانے کے بعد جب گرو جی اپنے گھر کو آتے ہیں۔ تو ان کے چیلے ان کی خدمت میں کچھ نقدی پیش کرتے ہیں جس وقت گرو جی کے لئے بھینٹ لائی جا رہی ہوتی ہے۔ تو اس کے مرید یہ پڑھتے ہیں۔ کہ

لاؤ بھینٹ گوسائیں جی کی بہو جی کی لال جی کی
بیٹی جی کی لکھیا جی کی۔ باہریا جی کی لکھیا جی کی
گویا جی کی اور بھٹا کر جی کی

اس کے بعد جو کچھ کہ مال و متاع گھر والوں نے گرو جی کو دینا ہوتا ہے۔ وہ گرو جی کے آگے لا کر دھر دیا جاتا ہے۔ اور گرو جی لے کر اپنے گھر کو لوٹتے ہیں۔

چیلہ بنانے کا طریقہ

جب کوئی شخص نیا اس فرقہ میں داخل ہونا چاہے۔ تو گرو جی اس کو حکم دیتے ہیں۔ کہ وہ نہا دھو کر آئے۔ اور صاف کپڑے پہنے۔ اس کے بعد گرو جی اس کو زمین پر لٹا کر اس کے سینے پر پاؤں رکھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے منہ سے ایک شلوک پڑھتے ہیں۔ جس کو وہ شخص دہراتا ہے۔ اس کے بعد اس کو حکم دیا جاتا ہے۔ کہ اب وہ اپنے آپ کو گوکلئے گوسائیں کے نام سے پکارے اور کسی دوسرے کے ہاتھ کا پکا ہوا اناج نہ کھائے۔ اس مذہب میں اس قدر چھوت چھات کا مرض ہے۔ کہ لوگوں سے سخت چھوت چھات کرتے ہیں یہاں تک کہ لکڑیاں بھی دھو لیتے ہیں

لنگا مکت مت

یہ بھی اس کی ایک شاخ ہے۔ اس کے ماننے والے مہادیو کے لنگ کی پوجا کرتے ہیں۔ اور اس کے بغیر وہ کسی اور کی پوجا نہیں کرتے۔ یہ لوگ پتھر کا ایک چھوٹا سا لنگ بنوا کر اور اس کو سونے یا چاندی میں مڑھوا کر گلے میں ڈالے رکھتے ہیں۔ اور جب کھانا کھائیں یا پانی پئیں تو پہلے لنگ کو کھانا اور پانی چھوا دیتے ہیں اور بعد میں خود استعمال کرتے ہیں۔ جس آدمی کے گلے میں اس طرح کا بنا ہوا لنگ نہ ہو۔ اس کے ہاتھ سے وہ کوئی چیز نہیں کھاتے۔ اور اس کو اپنی برادری سے خارج سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس لنگ کی مہربانی سے وہ سورگ میں چلا جاتا ہے۔ لیکن جس کے گلے میں یہ لنگ نہ ہو۔ تو مہادیو کے فرشتے اس کو دوزخ میں جا کر ڈال آتے ہیں

مادھو مت

یہ بھی ایک گوکلئے گوسائیں فرقہ کی ایک شاخ ہے۔ یہ لوگ ماتھے پر ایک کالے رنگ کا تلک لگاتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ اس تلک کے ذریعہ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان کے عقائد و اصول بارگیوں سے بہت ہی ملتے ہیں

پیدائش دنیا کے متعلق عقیدہ

پیدائش دنیا کے متعلق بھی ان میں عجیب و غریب باتیں مشہور ہیں۔ ان تینوں فرقوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ شری نامی عورت نے سب دنیا کو بنایا ہے جب اس نے اس کی خواہش کی۔ تو اس نے اپنا ہاتھ گھسا۔ اس میں سے ایک آبلہ ہوا۔ اس میں سے برہما کی پیدائش ہوئی۔ اس کو دیوی نے کہا۔ کہ تو مجھ سے شادی کرے برہما نے کہا۔ کہ تو میری ماں ہے۔ میں تجھ سے شادی نہیں کر سکتا ایسا سن کر اس کو غصہ آیا۔ اور اس لڑکے کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اور پھر ہاتھ گھس کر دوسرا لڑکا پیدا کیا۔ اس کا نام وشنو رکھا۔ اس کو بھی اسی طرح کہا۔ ۔۔۔۔۔۔۔ اور اس کے انکار کرنے پر وہ بھی جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ پھر اس دیوی نے تیسرے لڑکے کو پیدا کیا۔ اور اس کا نام اس نے مہادیو رکھا اور اس کو بھی شادی کے متعلق کہا۔ اس نے جواب سے پہلے پوچھا کہ یہ راکھ کے دو ڈھیر کیسے پڑے ہیں۔ دیوی نے جواب دیا۔ کہ یہ دو تیرے بھائی ہیں انہوں نے میرا کہا نہ مانا اس لئے راکھ کر دیئے گئے۔ مہادیو نے کہا کہ میں اکیلا کیا کروں گا۔ ان کو بھی زندہ کر دو۔ اور دو عورتیں اور پیدا کر۔ اور پھر ان کی ان دونوں کے ساتھ شادی کر دے۔ آخر دیوی نے ایسا ہی کیا۔ اور ان تینوں سے پھر آگے مخلوق بنی۔

گورو لوم کی تعلیم

ان لوگوں کا اعتقاد ہے۔ کہ ان کے گرو جبر کر سادھو کے لباس میں ہوتے ہیں۔ وہ بالکل پاک اور پوتر ہیں۔ وہ خواہ کتنے ہی گناہ کیوں نہ کریں۔ ایشور ہرگز ہرگز ان کو کسی قسم کی سزا نہ دیگا۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ جو آدمی گرو کے پاؤں دھو کر پئے اور بغیر سوچے سمجھے اس کے احکام پر عمل کرتا چلا جائے۔ تو اس کی نجات یقینی ہے۔

غرضیکہ کہاں تک بیان کیا جائے۔ ہندو دھرم کی اندرونی تصویر ایسی بھیانک مضحکہ خیز ہے۔ کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ اور مذہب کی آڑ میں وہ کچھ جائز رکھا گیا ہے کہ جسے انسانیت گوارا نہیں کر سکتی ہے ۞

جلسہ سالانہ کے موقع پر ریلوے انتظامات

مورخہ ۲۵ اور ۲۶ دسمبر ۱۹۳۱ء (بشرط ضرورت)

(۱) جلسہ سالانہ قادیان کے واسطے مندرجہ ذیل اوقات پر دو زائد سپیشل گاڑیاں چلینگی:-

	منٹ - گھنٹے	منٹ - گھنٹے
امرتسر روانگی	۲۱ - ۱۱	۱۵ - ۱۹
ویرکا آمد	۳۲ - ۱۱	۳۰ - ۱۹
〃 روانگی	۳۵ - ۱۱	۳۳ - ۱۹
کتھونگل آمد	۵۰ - ۱۱	۴۶ - ۱۹
〃 روانگی	۲ - ۱۲	۴۹ - ۱۹
جینتی پور آمد	۱۴ - ۱۲	۱ - ۲۰
〃 روانگی	۱۷ - ۱۲	۴ - ۲۰
بٹالہ آمد	۳۰ - ۱۲	۱۷ - ۲۰
〃 روانگی	۴۰ - ۱۲	۲۷ - ۲۰
وڈالہ گرنتھیاں آمد	۵۴ - ۱۲	۴۴ - ۲۰
〃 〃 روانگی	۵۷ - ۱۲	۴۷ - ۲۰
قادیان آمد	۱۶ - ۱۳	۱۷ - ۲۱

(۲) علاوہ ازیں مورخہ ۲۴ لغایت ۳۱ دسمبر ایک تھرڈ کلاس بوگی گاڑی سیالکوٹ سے ٹرین نمبر ۲۹۷ اپ نارووال ۳۰۱ اپ ویرکا ۲۲۳ ڈاؤن اور بٹالہ B ڈاؤن سے لگ کر سیدھی قادیان آیا جایا کریگی۔ یعنی سیالکوٹ سے ۱۷/۰ بجے چلکر اگلے روز قادیان ۱۰/۱۸ صبح براہ راست پہنچا کریگی۔ رات نارووال گاڑی ٹھہریگی۔

واپسی پر یہی گاڑی قادیان سے صبح ۷/۲۰ ٹرین بٹالہ ۸/۱۲ اور ویرکا ۱۱/۱۹ کے ساتھ سیالکوٹ سیدھی بوقت ۱۶/۴ گاڑی کے ساتھ پہنچا کریگی۔

(۳) اسی طرح ۲۶ لغایت ۳۱ دسمبر لاہور سے ایک بوگی تھرڈ کلاس ٹرین نمبر ۱۲۸ ڈاؤن ۱۱/۳۵ چلکر امرتسر ۱۲/۳۶ پہنچ کر ۱۳/۵ ٹرین سے لگ کر سیدھی قادیان بوقت ۱۵/۰ پہنچا کریگی۔ اور واپسی پر قادیان سے ۱۵/۲۵ والی ٹرین کے ساتھ اور بٹالہ سے ۱۶/۲۷ امرتسر ۱۷/۳۵ پہنچکر ۱۹/۲۵ ٹرین نمبر ۱۲ اپ کے ساتھ سیدھی لاہور بوقت ۲۱/۱۵ پہنچ جایا کریگی۔

(۴) بوقت ضرورت مزید گاڑی امرتسر سے چلائی جاسکے گی۔

(۵) عام گاڑیوں میں ۲۴/۱۲ سے زائد ڈبے لگائے جاوینگے مستورات کے واسطے علیحدہ فسٹ سیکنڈ کلاس کمرے میسر ہوں گے۔

(۶) جلسہ سے واپسی پر ایک سپیشل ٹرین مورخہ ۲۸/۱۲ رات

مندرجہ ذیل ٹائم ٹیبل پر قادیان سے سیدھی لاہور کیواسطے چلے گی۔ علاوہ روزانہ ٹرینوں کے۔

		مورخہ ۲۸/۱۲/۳۱ منٹ - بجے
قادیان مغلاں	روانگی	۰ - ۲۳
وڈالہ گرنتھیاں	〃	۲۳ - ۲۳
بٹالہ آمد		۴۰ - ۲۳
بٹالہ روانگی		۵۰ - ۲۳
جینتی پور		۶ - ۰
کتھونگل		۲۱ - ۰
ویرکا آمد		۳۵ - ۰
ویرکا روانگی		۵ - ۱
امرتسر آمد		۱۸ - ۱
امرتسر روانگی		۲۸ - ۱
چھہرٹا		۴۳ - ۱
خاصہ		۵۴ - ۱
گروسر ستلانی		۳ - ۲
اٹاری		۱۵ - ۲
واہگہ		۲۴ - ۲
جلو		۳۵ - ۲
ہربنس پورہ		۴۶ - ۲
مغلپورہ		۵۸ - ۲
لاہور آمد		۱۰ - ۳

مورخہ ۲۹/۱۲/۳۱ اور ۳۰/۱۲/۳۱ کو سپیشل گاڑیاں

	منٹ - گھنٹے
قادیان مغلاں روانگی	۱۴ - ۱۲
وڈالہ گرنتھیاں	۳۶ - ۱۲
بٹالہ آمد	۵۰ - ۱۲
بٹالہ روانگی	۱۲ - ۱۳
جینتی پور	۲۸ - ۱۳
کتھونگل	۵۲ - ۱۳
ویرکا آمد	۵ - ۱۴
ویرکا روانگی	۸ - ۱۴
امرتسر	۲۴ - ۱۴

نوٹ:- اگر ضرورت ہوئی تو ۲۹/۱۲/۳۱ اور ۳۰/۱۲/۳۱ کو ایک سپیشل قادیان سے ۲۰/۰ وقت شام چلکر بٹالہ ۲۰/۴۰ پہنچیگی اور بٹالہ سے ۲۱/۲۸ گاڑی سے ملیگی۔ ص ح

تبلیغی کانفرنس اور آنریری مبلغین

۲۹ دسمبر ۱۹۳۱ء کو جیسا کہ میں قبل ازیں اعلان کر چکا ہوں۔ ایک تبلیغی کانفرنس ہو گی۔ جسمیں مبلغین سلسلہ اور نائب ہتممان انسپکٹران و سکرٹریان وانصار اللہ تبلیغ کے علاوہ آنریری مبلغین بھی شامل ہونگے۔

اسوقت تک مندرجہ ذیل اصحاب کے نام آنریری مبلغین کی فہرست میں درج ہو چکے ہیں۔ یہ تمام اصحاب سالانہ جلسہ کے موقع پر تشریف لاویں۔ اور ۲۹ دسمبر ۱۹۳۱ء کو جو تبلیغی کانفرنس ہو گی اسمیں شامل ہوں۔

(۱) شیخ غلام احمد صاحب نومسلم واعظ قادیان (۲) مولوی عبد الکریم صاحب پٹھان کوٹ (۳) شیخ چراغدین صاحب (۴) سید نذیر حسین صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ (۵) سید عبد السلام صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ (۶) ماسٹر نواب دین صاحب بی۔ اے (۷) شیخ بشیر احمد صاحب وکیل گوجرانوالہ (۸) ڈاکٹر منظور احمد صاحب سلانوالی ضلع سرگودھا (۹) مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل (۱۰) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب (۱۱) مولوی عبد المغنی صاحب جہلم شہر (۱۲) ماسٹر سعد الدین صاحب بی۔ اے (۱۳) ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم (۱۴) مولوی غلام حسین صاحب (۱۵) جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب (۱۶) اخوند غلام حسین صاحب ایم۔ اے (۱۷) مولوی مسیح الدین صاحب لنڈی کوتل۔ خیبر ایجنسی (۱۸) قاضی محمد یوسف صاحب (۱۹) بابو اعزاز اللہ صاحب (۲۰) بابو شمس الدین خانصاحب ریکارڈ کیپر پولٹیکل آفس پشاور (۲۱) میاں محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان ضلع پشاور (۲۲) صوفی علی احمد صاحب لدھیکے نیویں ضلع فیروزپور (۲۳) حکیم نذیر حسین صاحب لاہور (۲۴) میاں عبد العزیز صاحب لاہور (۲۵) ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے گجراتی لاہور (۲۶) چودھری صادق علی صاحب (۲۷) ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی (۲۸) ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب موگا (۲۹) ڈاکٹر محمد احسان صاحب (۳۰) صاحبزادہ مولوی عبد السلام صاحب عمر (۳۱) ماسٹر اللہ دتا صاحب ونیکے تارڑ ضلع گوجرانوالہ (۳۲) شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بمبئی (۳۳) مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور (۳۴) میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر نواں شہر ضلع جالندھر (۳۵) میاں فضل کریم صاحب پلیڈر احمدیہ ہوسٹل لاہور (۳۶) شیخ مبارک محمد اسمٰعیل صاحب (۳۷) چودھری غلام احمد صاحب ایم۔ اے کگرالی ضلع گجرات (۳۸) بابو عبد الکریم صاحب سکھر (سندھ) (۳۹) خاتم نذیر احمد صاحب برقی خانیوال (۴۰) مرزا مبارک بیگ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کلانور (۴۱) قاضی محمد رشید صاحب راولپنڈی (۴۲) محمد حسین خانصاحب سکھر (۴۳) سید علی اصغر شاہ صاحب (۴۴) مولوی فضل الرحمٰن صاحب سامانہ (۴۵) مخدوم محمد ایوب صاحب بھیرہ (۴۶) ڈاکٹر احمد دین صاحب وڈالہ بانگر (۴۷) ڈاکٹر چودھری شاہ نواز خان صاحب (۴۸)

نوٹ:- ایام جلسہ کیلئے واپسی ٹکٹیں کرسمس کنسیشن پر ۷۵ میل سے زائد سٹیشنوں سے قادیان مغلاں کیواسطے خریدی جاسکتی ہیں بلکہ ۷۰ میل کے فاصلہ سے واپسی ٹکٹ خرید لینا فائدہ مند ہے۔ ص ح

جموں کے حالات

ہندوؤں کی عجیب وغریب چالیں

جموں ۲۰ دسمبر پرسوں دو بجے بعد دوپہر ہندو یووک سبھا کے رضا کاروں کی تحریک پر ملزموں کی گرفتاری پر صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے ہندوؤں نے دوکانیں بند کر دی تھیں اور گورہ سپاہیوں کی آمد تک مجمعے اور جلوس بنا کر اپنے حلقوں میں وہ اودھم مچایا۔ کہ گورنر تو گورنر انگریز حکام کو بھی شہر کا امن دامان خطرے میں نظر آنے لگا۔ اور مسٹر جنکن کے روکنے پر جنکن مردہ باد۔ برٹش راج مردہ باد۔ انقلاب زندہ باد کے علاوہ اسلام مردہ باد۔ گورنر مردہ باد۔ میاں عبدالرشید مردہ باد وغیرہ کے سنگین نعرے بھی بلند کر کے اپنی پوری پوری شورش پسندی کا ثبوت دیا گیا۔ اور مسلمانوں کو ۱۲ و ۱۳ نومبر کا خونی حادثہ آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگا۔ شکر ہے مسٹر جنکن نے وقت پر گورہ سپاہی شہر میں منگوالئے جنہوں نے ان بہادروں کو منتشر ہونے پر مجبور کر دیا کل صبح تو یہی سنا جاتا تھا۔ کہ ہندو اس وقت تک اپنی دوکانیں نہ کھولیں گے۔ جب تک ان کے ماخوذین رہا نہ کر دیئے جائیں۔ لیکن کل تیسرے پہر عام ہندوؤں نے یک بیک دوکانیں کھولدیں آج معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوؤں کی ہڑتال کا مقصد ماخوذین کی گرفتاری پر صدائے احتجاج بلند کرنے کے علاوہ اپنے دوسرے ملزم بھائیوں کو گرفتاری سے محفوظ کرنا بھی تھا۔ جن میں سے کچھ تو شہر سے بھگا دیئے گئے ہیں۔ اور کچھ شہر میں اس وقت تک روپوش رہیں گے۔ جب تک پھر حکومت سے کوئی من مانی کارروائی نہ کرالی جائے

ہندو اور حکومت کی خیر خواہی

شہر میں اکثر ہندو کہتے پھرتے تھے۔ کہ ہم نے جو ۲ نومبر یا اس کے بعد کیا محض حکومت کی خیر خواہی کے لئے کیا۔ اب ریاست ہم کو خیر خواہی کا یہ صلہ دے رہی ہے کہ ہمارے سات سو رہا مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے گرفتار کئے جا رہے ہیں۔ ادھر مسلمان الگ حیران ہیں۔ کہ متعدد قاتلوں اور غارت گروں میں سے صرف ۷۰ ہندوؤں کی کامل ڈیڑھ ماہ کے بعد گرفتاری ہی کافی سمجھی جاتی ہے۔ حالانکہ مسلمان باوجود مظلوم ہونے کے ۲ نومبر کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر ۲۵۴ کی تعداد میں گرفتار کر لئے گئے تھے

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

مسلم ینگ مینز ایسوسی ایشن کی اہم قراردادیں

بتاریخ ۱۸ دسمبر بعد نماز جمعہ مسلمانان جموں نے زیر اہتمام ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں شیخ محمد امین صاحب رئیس اعظم و صدر ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں کی صدارت میں ذیل کی اہم قراردادیں باتفاق منظور کیں۔

(۱) مہاراجہ بہادر کے تازہ اعلان کے مطابق یہ واضح کر دینا ضروری ہے۔ کہ جن تحصیلوں میں چوتھائی لگان کی تخفیف منظور ہوئی ہے۔ ان میں چونکہ بندوبستی مالیہ کے علاوہ آبیانہ یا غیر مستقل مالیہ کی مقدار بطور اوسط عموماً دگنی ہوا کرتی ہے جسمیں کوئی تخفیف نہیں ہوئی۔ اس لحاظ سے مذکورہ تحصیلات میں تخفیف مجموعی طور پر چوتھائی نہیں ہوئی۔ بلکہ ۱/۱۲ ہوئی ہے۔ نیز کوہستانی تحصیلوں میں جہاں اراضیات بارانی ہیں اور عموماً زرخیز نہیں ہیں۔ اور وسائل فروخت غلہ بالکل محدود ہیں۔ صرف مالیہ میں ۱/۶ کی تخفیف منظور فرمائی گئی ہے۔ حالانکہ مالیہ کے علاوہ رقم کاہ چرائی ہے جو مالیہ سے بہت زیادہ ہے کسی قسم کی تخفیف نہیں کی گئی۔ لہذا چونکہ پنجاب گورنمنٹ نے غلہ کی انتہائی ارزانی اور فروخت غلہ کی کساد بازاری کی وجہ سے لگان میں قریباً ۵۰ فیصدی اور بہاولپور سٹیٹ نے متذکرۃ الصدر وجوہات کی بنا پر ۵۰ اور ۷۵ فیصدی تخفیف کر دی ہے جیسا کہ اخبارات سے ظاہر ہوتا ہے۔ لہذا حضور مہاراجہ بہادر سے التماس کی جائے۔ کہ وہ بھی ازراہ کرم ۵۰ فیصدی تخفیف ہر قسم کے لگان میں جس میں رقم آبیانہ اور رقم کاہ چرائی بھی شامل ہو منظور فرما کر غریب زمینداران ریاست کو تباہی سے بچائیں

(۲) سنٹرل جیل جموں میں تمام قیدیوں کا پاخانہ مسلم قیدیوں سے اٹھوایا جاتا ہے۔ حالانکہ جیل میں غیر مسلم قیدی بھی موجود ہیں۔ اور بھنگی بھی ملازم ہیں۔ چنانچہ داروغہ جیل کے اس متعصبانہ اور ذلت آفریں سلوک کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے وزیر صاحب جیل خانہ جات کو توجہ دلائی جائے۔ کیونکہ مسلمانوں کے لئے داروغہ جیل کا یہ رویہ ناقابل برداشت ذلت ہے۔

(۳) ہمیں باوثوق معلوم ہوا ہے۔ کہ قانون اسلحہ سے جموں اور اس کے نواح کے ہندو راجپوتوں کو ان کے راجپوت ہونے کی وجہ سے اسلحہ کی رجسٹریشن سے مستثنے کر دیا گیا ہے۔ اور سکھوں کو تو پہلے ہی بصورت کرپان اسلحہ رکھنے کی اجازت ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر سکھ کرپان بند نہیں ہوتا۔ گویا دیکھے قانون اسلحہ صرف غریب مسلمانوں کے لئے ہی ہے۔ حالانکہ قانون ہمیشہ ہر فرد رعایا کے لئے مساوی ہوتا ہے۔ اس میں کسی قسم کی تخصیص کسی خاص طبقہ یا فرقہ کے لئے سراسر جنبہ داری کے مترادف ہے۔ حکومت کے اس نامناسب رویہ کی وجہ سے مسلمانوں میں سخت بددلی اور بے چینی پھیل رہی ہے۔ لہذا ضرور ہے کہ حکومت کے اس رویہ کیخلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کیجائے۔ اور مطالبہ کیا جائے۔ کہ یا تو اس قانونی لاٹھی سے جمیع طبقات رعایائے ریاست کو یکساں طور پر ہانکا جائے ورنہ بصورت دیگر اعلان کر دیا جائے۔ کہ یہ قانون صرف مسلمانوں پر حاوی ہوگا ؛

نیکی کی تحریک بذات خود نیکی ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ بہت قریب ہے۔ اور دوست قادیان میں تشریف لانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ قادیان کی سرزمین میں داخل ہو کر جلسہ کے ایام میں بندگان خدا کے دل میں خشیت الہی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور تھوڑی سی تحریک پر نیکی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ چونکہ نیکی کی تحریک کرنا بذات خود ایک نیکی ہے لہذا دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس امر کا تہیہ کر کے جلسہ میں شمولیت کے لئے گھروں سے روانہ ہوں۔ کہ یہاں پہنچ کر ضرور غیر موصی دوستوں کو وصیت کرنے کی تحریک کر کے کار خیر میں حصہ لیں گے اور ایسے دوستوں کو دفتر ہذا میں لا کر وصیتیں کرائیں گے ؛

سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان

ریویو بر خاتم النبیین حصہ دوم

یہ کتاب بے نظیر تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھی گئی ہے اور واقعات کی ترتیب و تبویب کے لحاظ سے اپنے اندر ایک خاص ندرت اور جدت رکھتی ہے۔ اس کتاب کی بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں جدید اور مستقل تحقیق سے کام لیا گیا ہے۔ اور علاوہ سیرت کے حصہ کے نہایت قیمتی نوٹ اسلام کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے حسب موقعہ درج کئے گئے ہیں۔ تعلیم یافتہ پبلک کو اس تصنیف کا جو فرقہ وارانہ روح سے بالکل پاک ہے۔ ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تصنیف خصوصیت کے ساتھ انہیں کے لئے مقصود ہے۔

عہد حاضر میں سیرت پر کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اور حق یہ ہے کہ "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" مگر اس کتاب کی نسبت جو نہایت محنت اور جانفشانی سے لکھی گئی ہے۔ اگر کہا جائے۔ کہ وہ گل سرسبد ہے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ یہ کتاب ہر ایک مسلم کی خوش قسمتی اور سعادت کا سامان مہیا کرتی ہے۔ اور ہر مسلم گھر میں اس کی موجودگی موجب برکت و سعادت ہوگی۔ خدائے بلند و برتر نوجوان مرزا کی ہمت میں برکت دے۔ کہ انہوں نے اس مبارک تالیف سے اسلام اور اسلامیوں کی اہم خدمت سرانجام دی ہے۔ (مولوی) الف دین وکیل ہائیکورٹ حال ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ

رجسٹرڈ پیلی بھیت کیوں مشہور ہے رجسٹرڈ

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہرا پن کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچی ہر۔ ہزار ہا ڈاکٹر اور انگریز جسکی قدر کرتے ہیں۔ **بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات**

نیٹ بہرا پن

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص سفت دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ... جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلساز نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے :-

ہمارا پتہ یہ ہے

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت۔ یو۔ پی

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کے لئے خداتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بلا تامل منگائیے۔ اور اس کے خدادا اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲؎

ملنے کا پتہ

مینیجر شفاخانہ

دلپذیر برسلانوالی ضلع سرگودہا

بخار کی چٹکی

اس امریکن دوا کی تین چٹکی گرم پانی میں ملا کر پندرہ پندرہ منٹ کے بعد دینے سے ہر قسم کا بخار۔ زکام۔ پسلی۔ نمونیہ۔ پلیگ موتی جھرہ۔ چیچک۔ تپلے ہرے دست آنا۔ لو اور گرمی کا اثر دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی ہے۔ ٹانک کا کام دیتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔:

ڈاکٹر محمد حسن احمدی۔ ایم۔ ڈی ایچ ایس۔ بیری اکبرپور کانپور

اُردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی سیکھئے

مسٹر جی ایم۔ مہتہ۔ ایف ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ٹی۔ ایس ڈی (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا۔ کتاب مجلد و خوبصورت۔ قیمت حصہ اول مبلغ ایک روپیہ چار آنے (عہ) محصول ڈاک بذمہ خریدار

مینیجر اردو شارٹ ہینڈ بک ڈپو بٹالہ پنجاب

احمدیہ پریس امرتسر

میں لکھائی چھپائی کا کام نہایت عمدہ اور بارعایت ہوتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔:

محمد شفیع احمدی

مالک احمدیہ پریس امرتسر

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

خالص کستوری کے شائقین حکیم عبدالعزیز خان سے کوٹھی مولوی محمد الدین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول قادیان بر لیں۔

قادیان میں باموقعہ سکنی اراضی کے قطعات

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس وقت قادیان کے محلہ جات دارالبرکات (بالمقابل ریلوے سٹیشن) اور دارالرحمت میں اچھے موقعہ کی اراضی قابل فروخت ہے۔ قیمت حسب موقعہ علیحدہ علیحدہ مقرر ہے۔ عام ریٹ بر لب سڑک کلاں ۲۷ اور ۲۰ فی مرلہ اور اندرون محلہ ۱۷ اور ۱۵ اور ۱۲ فی مرلہ ہے۔ بر لب سڑک کلاں ایک کنال سے کم اور اندرون محلہ نصف کنال سے کم کا رقبہ فروخت نہیں کیا جاتا سوائے اس کے کہ کسی قطعہ کی صورت خاص ہو۔ اس وقت اتفاق سے چند قطعات محلہ دارالفضل میں بھی خالی ہیں۔ خواہشمند احباب کو چاہئیے کہ جلسہ پر قیمت اپنے ساتھ لائیں اور موقعہ دیکھ کر اپنی پسند کی اراضی خرید لیں :-

خاکسار :۔ مرزا بشیر احمد (ایم اے)

میں مسلمان ہو گیا

مذکورہ بالا نام کی کتاب حضرت مسیح موعودؑ کے خاص حکم سے شائع ہوئی تھی جو جلد ختم ہو گئی اب دوبارہ چھپی ہے اس میں اسلام کی حقیقت اور صداقت بوعدہ دس ہزار روپیہ انعام ثابت کی گئی ہے ۲۶ سال سے کوئی غیر مسلم اس کا جواب نہ دے سکا۔ اس میں وہ مباحثات درج ہیں جو راقم کو آریوں عیسائیوں، سکھوں اور دہریوں سے کرنے پڑے۔ منکرین اسلام کے ساتھ بحث اور تبلیغ کرنے کے لئے یہ کتاب ایک حربہ ہے۔ مباحثہ کے لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے۔ . . . .

. . . .

... یہ پڑھ کر کئی لوگ ... یہ اور دہریہ ہونے سے بچ گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ اور لیکھرام کا مباہلہ کہ کاذب صادق کے مقابلہ میں ہلاک ہو گا اور گئی اور الہامی پیشگوئیاں صفائی سے پوری ہوئیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا قادیان آنا اور مباہلہ سے انکار ۲۴ سال سے درج کتاب ہے۔ گرو نانک صاحب کا مسلمان ثابت ہونا اور یہ کہ سکھوں کے لئے گرنتھ کے بجائے یہی سماوی جامع ہیں گرو کا آنا اور آپ کی پہلی بیوی کا مخالف ہونا اور یہ کہ آنے والا گرو قوم مغل سے ہو گا۔ اور ... ہونا سکھوں کی معتبر کتب سے ثابت ہے آریوں کے عقائد یعنی رد تناسخ اور حدوث روح و مادہ پر عالمانہ سیر کن بحث ... مسیح موعودؑ کی ہدایات کے مطابق کی گئی ہے وید اور پنڈت دیانند جی کے اصول کے مطابق کوئی آریہ ہونا ثابت کرے تو اسے ہزار روپیہ انعام اسلام ہی کو زندہ عالمگیر مذہب ثابت کیا گیا ہے الہام الٰہی سے کتاب ہذا کا نام رکھا گیا ہے

قیمت علاوہ محصول حصہ اول دوم سوم ...

بزرگان دین کی شہادتیں (بطور نمونہ)

خلیفۃ المسیح اول رضؓ جہاں تک میرے مولیٰ کریم نے مجھے فہم دیا ہے میں اس امر ... کے لکھنے کی جرأت کرتا ہوں کہ میں اس کتاب (میں مسلمان ہو گیا) کو ... پسند کرتا ہوں سلیس عام فہم اردو میں ہے۔ (نور الدین)

مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ یہ کتاب علی الجملہ فی الجملہ بہت عمدہ لکھی گئی ہے اور ہماری امید دلی ہے ... یہ تالیف ہے ماسٹر عبدالرحمن نے بڑی جانگداز محنت اور دردمندی سے لکھی ہے امید کرتا ہوں کہ بہتوں کی ہدایت کا موجب ہو گی۔ انشاء اللہ

حضرت مسیح موعودؑ کتاب ہذا دیکھ کر حضور ... میں ... حق الحق ہیں ... لکھ دیگا موقعہ ... دلائیں۔

پتہ:۔ ماسٹر عبدالرحمن بی اے (مہر سنگھ) قادیان ضلع گورداسپور

حب رحمانی رجسٹرڈ

دوستو! یہ گولیاں عجائبات طب سے ہیں۔ ہر انسان نسخہ دیکھتے ہی خود بخود معلوم کر سکتا ہے۔ کہ یہ ترکیب کردہ گولیاں کس قدر اپنے اندر برقی اثر رکھتے ہوئے قیام بدن کے لئے کیسی مفید و بابرکت ہوں گی۔ پس ان کا استعمال ہر حال میں از بس ضروری ہے۔ حب رحمانی:۔ کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ فولاد۔ موتی کہربا جدوار خطائی۔ مشک سے طیار کی گئی ہیں۔ قوت مردمی کیسی ہی کمزور پڑ گئی ہو۔ اور پٹھے اپنے کام سے جواب دے چکے ہوں۔ اور زندہ درگور ہونے کی وجہ سے یہ دنیا تیرہ و تار نظر آتی ہو۔ اور آرام اور راحت کا مقابلہ تلخ زندگی کے ہاتھ میں ہو۔ ایسی حالت میں انشاء اللہ صرف حب رحمانی ہی ساتھ دیگی۔ یا حرارت عزیزی کمزور ہو کر تمام بدن پر زردی چھائی ہوئی ہو۔ اور کمزوری دل روز بروز بڑھتی جاتی ہو۔ تو ایسی حالت میں بالخصوص حب رحمانی مفید ہو گی:۔

غرض تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیکر از سر نو تازگی پیدا ہو گی۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ ان کے فوائد عجیبہ اور اثرات تحریر میں نہیں آ سکتے۔ صرف اس قدر بس ہے۔

بے نظیر تحفہ جسمانی مضبوطی کیلئے اکسیر البدن آگیا ہے

جن دوستوں کے پاس ہماری حب رحمانی ہو گی۔ پھر خدا کے فضل و رحم سے ان کو انشاء اللہ کسی اور مقوی دوا کی تلاش نہ ہو گی۔ تجربہ شرط ہے۔ قیمت "حب رحمانی" ایک ماہ کے لئے صرف چھ روپیہ ہے

سرٹیفکیٹ نمبر ۱

جناب ملک فیروز الدین صاحب جہلم تحریر فرماتے ہیں۔ آپ براہ مہربانی حب رحمانی ایک ماہ کی خوراک روانہ کریں۔ پہلے میں نے پندرہ یوم کے لئے حب رحمانی منگوائی تھی۔ واقعی بہت اچھی ہے۔ مفید بہت ہے۔

سرٹیفکیٹ نمبر ۲

جناب ملک احمد علی صاحب گجرات سے تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے مجلس مشاورت پر آپ سے شکایت جریان اور احتلام کیواسطے گولیاں (حب رحمانی) لی تھیں۔ بہت فائدہ ہوا۔ اور اس وقت آپ نے مجھے ایک روپیہ کی دس گولیاں دی تھیں۔ براہ مہربانی چھ روپیہ کی "حب رحمانی" میرے نام وی پی کریں۔ ملنے کا پتہ

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

شربت فولاد

اگر آپ کے گھر میں کمزوری ہے چہرہ زرد رہتا ہے بھوک نہیں لگتی حیض کی زیادتی ہے یا تکلیف سے آتا ہے یا بالکل بند ہے حمل نہیں ٹھہرتا وقت سے پہلے گر جاتا ہے بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے۔ یا کمزور ہوتا ہے ماں کا دودھ کم ہے۔ یا ہسٹیریا کے دورے پڑتے ہیں تو آپ ہمارا تیار کردہ شربت فولاد جو کہ نہایت بیش قیمت اجزا کا مرکب ہے پلائیں انشاء اللہ آپ تندرست خوبصورت اور مضبوط اولاد حاصل کریں گے۔ اور آپ کی رفیق زندگی بھی کامل صحت حاصل کریگی:۔

جناب سردار امیر محمد خانصاحب آنریری مجسٹریٹ درجہ اول کوٹ قیصرانی اپنے ۴ دسمبر ۱۹۳۱ء کے خط میں فرماتے ہیں:۔ دو عدد شیشی کلاں شربت فولاد بذریعہ وی پی بھیجدیں۔ آپ اس سے قبل کئی مرتبہ منگوا چکے ہیں اور آپ نے تحریر فرمایا تھا "اگرچہ میری طبیعت اشتہاری دواؤں سے متنفر ہے لیکن اشتہار ایک احمدی بھائی کی طرف سے اور احمدیت کے مرکز سے جاری شدہ تھا اسلئے آپکی خدمت میں شربت فولاد کے متعلق لکھا گیا۔ جو کہ آپ نے فوراً بھیجدیا اسکا استعمال مطابق آپکی فرمائش کیا گیا مریضہ ہسٹیریا کے مرض میں اکثر مبتلا رہتی تھی۔ خداوند تعالیٰ کے فضل سے مریضہ کو اب بالکل آرام ہے۔ اور آپکا شربت فولاد ہسٹیریا کے لئے تیر بہدف علاج ہے۔ اور آپکا فرمانا بالکل بجا ثابت ہوا ہے جس طرح اور جو جو فوائد شربت مذکور کے بتلائے گئے تھے ویسے ہی پائے۔"

قیمت فی شیشی پچاس خوراک دو روپے (عہ) محصولڈاک ۱۱؍

فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب

اپنے بچوں کو سالانہ امتحان میں

ناکامی کے صدمہ سے بچانا چاہتے ہو

تو ان کو کتاب "جدید انگلش ٹیچر" پڑھائیے۔ دیکھئے جناب قاضی اشتیاق احمد صاحب عباسی اوورسیر مین پوری کیا فرماتے ہیں۔ "میرے ایک عزیز دوست جو کئی سال سے متواتر انٹرنس کے امتحان میں صرف انگریزی میں فیل ہو رہے تھے۔ محض جدید انگلش ٹیچر کی بدولت جس میں بقول شخصے دریا کو کوزہ میں بھر کر دکھلایا گیا ہے۔ پاس ہو گئے ہیں"

مسٹر ڈکیل دلیو صاحب طالب علم گورنمنٹ ہائی سکول ...: "آپ کا انگلش ٹیچر اس قدر مفید نکلا ہے۔ کہ اگر وہ میرے پاس نہ ہوتا۔ تو میں امتحان میں کبھی کامیاب نہ ہوتا"

آپ کے بچوں کا امتحان نزدیک آ رہا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ وہ ایسی مفید اور مددگار کتاب کے مطالعہ سے محروم رہیں۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ اگر کسی طرح مفید مطلب نہ ہو۔ تو قیمت واپس کر دی جائیگی۔

قمر برادرز (الف) شملہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مدنا پور ۱۶ دسمبر۔ نظر بندان ہجلی کیمپ مدنا پور کے سنٹرل جیل میں لائے گئے ہیں۔ انہوں نے پانچ دن سے بھوک ہڑتال شروع کی ہوئی ہے۔ بھوک ہڑتال کرنے کے جرم میں مقامی اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ان کو کل پیش کیا جائے گا۔ کیونکہ بھوک ہڑتال کرنا بنگال آرڈیننس کی رو سے قانوناً ممنوع قرار دیا گیا ہے ۔

کلکتہ ۱۸ دسمبر۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے آج اگزیکٹو کونسل کا اجلاس کیا۔ بلویڈیر میں ایک گارڈن پارٹی دی۔ تین ہزار مہمان مدعو کئے گئے۔

لاہور ۱۸ دسمبر۔ حکومت پنجاب نے ایک اردو رسالہ "حالات کشمیر مع کشمیر کا خونی ہفتہ" کی ہر کاپی جہاں کہیں بھی دستیاب ہو ملک معظم کے نام پر ضبط قرار دی ہے۔ یہ کتاب مولوی محمد علی کپور ظہوری (لوشہر و شیخاں) کی لکھی ہوئی ہے۔ اور مطبع کریمی لاہور میں چھپی ہے۔ نیز تمام دوسری دستاویزات بھی جن میں مذکورہ رسالہ کی نقل۔ چربہ۔ تراجم یا اقتباسات ہوں۔ ضبط قرار دی گئی ہیں

سری نگر ۱۸ دسمبر۔ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سٹی مجسٹریٹ۔ آج مسٹر ڈلٹن سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوئے۔ انہوں نے اس امر کی توضیح کی۔ کہ کس طرح ڈاکٹروں کے سامنے احاطہ کے اندر تازیانے لگائے جاتے تھے۔ جہاں عوام کی رسائی نہیں ہو سکتی تھی ۔

لکھنؤ ۱۹ دسمبر۔ باخبر حلقوں کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ ان پانچ اضلاع میں جہاں آرڈیننس نافذ کیا گیا ہے۔ اجارہ کی ادائیگی تسلی بخش طریقہ پر ہو رہی ہے۔ جو کسان شکر کی پیداوار فروخت کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مالیہ ادا کر دیا ہے۔ پانچ اضلاع میں اس وقت تک حالت قابو کے اندر ہے۔

الہ آباد ۱۹ دسمبر۔ مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن صدر الہ آباد کانگرس کمیٹی کو ہدایت کی گئی تھی۔ کہ کسی قسم کی تقریر کرنے سے اجتناب کریں۔ لیکن انہوں نے حکم کی خلاف ورزی کی۔ اس لئے آج صبح انہیں گرفتار کر لیا ۔

الہ آباد ۱۹ دسمبر۔ مسٹر آر۔ ایس پنڈت کو جو پنڈت موتی لال آنجہانی کے داماد ہیں نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی موٹر پولیس لائن میں پہنچا دیں۔ کیونکہ اسے جدید آرڈیننس کی خلاف ورزی کے لئے استعمال کیا گیا ہے

دہلی ۱۹ دسمبر۔ مہاراجہ کشمیر کی طرف سے مولوی کفایت اللہ اور مولوی احمد سعید کو ایک تار موصول ہوا ہے۔ کہ قیدی احراری لیڈروں کو آپ کی درخواست کے مطابق بورسٹل جیل میں پہنچا دیا گیا ہے۔ آپ ان سے ملیں اور سمجھوتہ کرنے کی کوشش کریں۔

گجرات ۱۸ دسمبر۔ ڈسکہ کے ہندو سکھ تنازعہ کے خاطر خواہ تصفیہ کے لئے از سر نو کوشش شروع ہو گئی ہیں۔ اس ہفتہ میں ایک سرکردہ ہندو لیڈر نے سردار کھڑک سنگھ اور ماسٹر تارا سنگھ سے مقامی جیل میں ایک طویل ملاقات کی۔

پشاور ۱۸ دسمبر۔ کل اسسٹنٹ کمشنر پشاور نے مقامی سرخپوشوں کے چھ دفتروں سے ہتھیار ضبط کر لئے۔ اور ان کے لائسنس منسوخ کر دیئے۔

لکھنؤ ۱۸ دسمبر۔ یو۔ پی کونسل میں ہوم ممبر نے یو۔ پی غنڈا بل پیش کیا جسے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ یہ بھی بنگال غنڈا ایکٹ کی طرح ہے۔

نیو دہلی ۱۸ دسمبر۔ گورنر جنرل نے لیجسلیٹو اسمبلی کے سرمائی اجلاس کے افتتاح کی تاریخ ۲۵ جنوری مقرر کی ہے۔

سری نگر ۱۹ دسمبر۔ آج وزیر اعظم جموں کو روانہ ہو گئے۔ اور مہاراجہ کشمیر بھی سوموار کو روانہ ہو جائیں گے۔

یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جہلم میں چوروں نے ایک اسلحہ فروش کی دوکان کے قفل توڑ ڈالے اور پندرہ بندوقیں اور گولی بارود کا سامان لے کر بھاگ گئے تفاصیل کا تاہنوز انتظار ہے۔

لنڈن ۱۷ دسمبر طلائی معیار ترک کرنے کے بعد جاپانی گورنمنٹ نے آج بینک کے نوٹوں کے عوض سونا دینے کی عارضی طور پر ممانعت کر دی ہے۔

الہ آباد ۲۱ دسمبر۔ پنڈت کرشن کانت مالوی کو آرڈیننس کی خلاف ورزی کے لئے ۹ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ آپ پنڈت مالوی کے بھتیجے ہیں۔

پشاور ۲۱ دسمبر۔ خان عبد الغفار خان کو زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ایک نوٹس موصول ہوا ہے۔ کہ وہ ملاکنڈ ایجنسی میں نہیں جا سکتے۔

پٹنہ ۲۰ دسمبر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھاگلپور کے بنگلے پر جو بم پھینکا گیا تھا۔ اس پر ہندی میں لکھا تھا۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ایک اور بم پھینکا جائیگا ۔

سیالکوٹ ۱۹ دسمبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ راجہ محمد افضل خان گورنر جموں نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ مگر ان کا استعفیٰ ابھی تک منظور نہیں کیا گیا معلوم نہیں ہوا۔ کہ اس کی وجہ کیا ہے۔

برلن ۱۸ دسمبر۔ جرمنی کا ارادہ تھا۔ کہ برطانیہ کے نئے عائد کردہ محصولات پر گفتگو کی جائے۔ لیکن برطانیہ نے اس بنا پر کسی قسم کی گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔

جنوبی افریقہ کے ایک ضلع سے تباہ کن ژالہ باری کی خبر آئی ہے جس سے ایک ہزار مویشی اور دس ہزار بکریاں تباہ ہو گئیں۔ بعض جگہ مرغی کے انڈے کے برابر اولہ پڑا ہے۔

نئی دہلی ۱۷ دسمبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ سر محمد شفیع نے جو کہ آج صبح یہاں تشریف لائے۔ سر فضل حسین کی جگہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری کا چارج لے لیا ہے۔

بنوں ۲۰ دسمبر۔ کل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم نافذ فرمایا ہے۔ کہ چونکہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ عام شاہراہوں پر جلسے جلوس اور مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔ اور چونکہ ایسے جلسے جلوس اور مظاہرے پبلک کے راستہ میں رکاوٹ حائل کرتے ہیں۔ اور ان سے خلل امن کی اغلب توقع ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ آج کی تاریخ سے دو مہینے کے عرصہ کے لئے کوئی جلوس مظاہرے یا جلسے سوائے ان کے جو خالص مذہبی نوعیت کے ہوں۔ بڑی بڑی سڑکوں سے دو میل کے فاصلہ کے اندر منعقد ہونے کی اجازت نہ دی جائے

پیرس ۱۵ دسمبر۔ آج صبح پارلیمنٹ میں مکہ بازی ہوتی رہی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب پیرس کا نمائندہ جانے لگا۔ تو ایک ڈپٹی نے اسے گالی نکالی۔ اس نے بھی اس کا جواب دیا۔ لابی میں اجلاس کے خاتمہ پر ایک اور سوشلسٹ ممبر نے ایک ڈپٹی کو مکا لگایا۔ اس پر عام مکہ بازی شروع ہو گئی۔ جب چوبداروں نے بیچ بچاؤ کیا۔ تو ان کو بھی مکے لگے۔ گڑبڑ عام ہونے والی تھی۔ کہ چیمبر کا ایک سرکردہ افسر آن پہنچا۔ اور اس نے امن قائم کر دیا۔

شیخوپورہ ۲۰ دسمبر جتھہ دار مان سنگھ نے دہلی کے لئے ساتواں اکالی جتھا مرتب کر لیا ہے۔ یہ جتھہ ۱۱۲ ممبروں پر مشتمل ہے۔ اور آج رات امرتسر کو روانہ ہو جائیگا۔

الہ آباد ۲۱ دسمبر۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن صدر ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کو پرسوں گرفتار کیا گیا تھا۔ آج انہیں عدالت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے ایک تحریری بیان پیش کیا جس میں لکھا میں سمجھتا ہوں۔ کہ کسانوں کو لگان نہ دینے کا مشورہ دے کر میں نے اپنا فرض ادا کیا۔ عدالت نے ایک سال اور دوسری میں چھ ماہ قید سخت کی سزا دی۔ دونوں سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی۔

ڈھاکہ ۲۰ دسمبر۔ آج صبح سویرے ہی پولیس ناری شکشا مندر اور آنند آشرم میں گئی۔ اور وہاں لیڈی ہوسٹل کے ۵۰ کمروں کی تلاشی لی۔ اس سلسلہ میں پولیس نے ۲۰ اشخاص گرفتار کر لئے۔ ان میں دو خواتین بھی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پولیس کو چھ سے زیادہ دیگر خواتین کی تلاش مطلوب ہے۔ لیکن ابھی تک وہ گرفتار نہیں ہو سکیں

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)